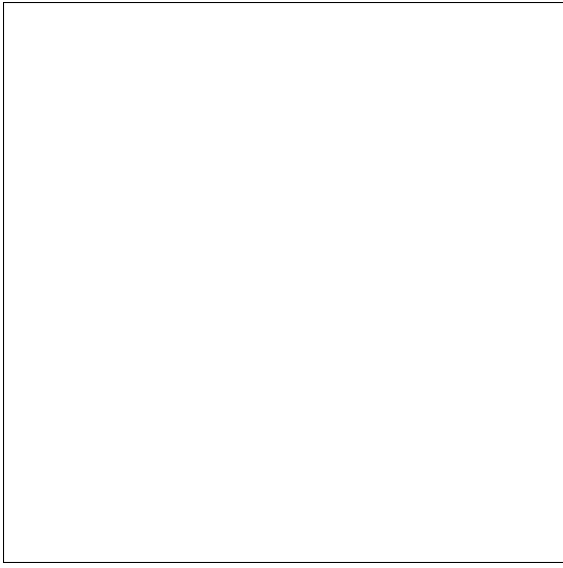




مشرق افریقہ میں کینیا کے پہاڑوں کے ساحل پر ایک گاؤں میں ایک
چھوٹی لڑکی اپنی ماں کے ساتھ کھیتوں میں کام کرتی تھی۔ اُس کا نام
ونگاری تھا۔

...

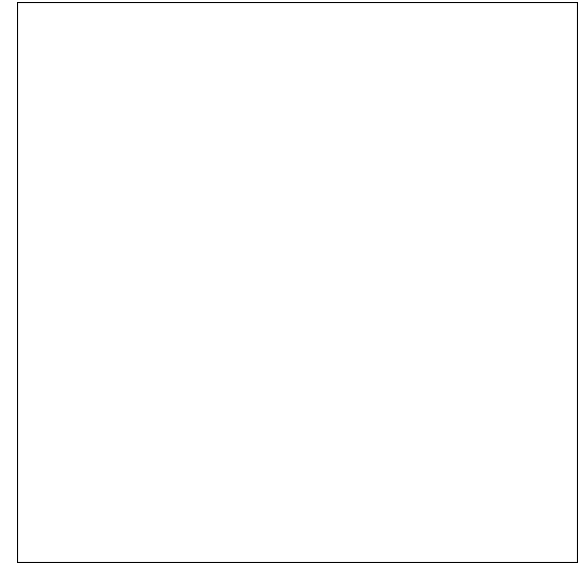
In a village on the slopes of Mount Kenya in East
Africa, a little girl worked in the fields with her
mother. Her name was Wangari.



سورج غروب ہو نے کے فوراً بعد کا وقت اُس کا پسندیدہ وقت تھا۔
جب پودے دیکھنے کے لیے کافی اندھیرا ہو گیا تو ونگاری کو معلوم تھا
کہ اب اُسے گھر جانے کا وقت ہے۔ وہ کھیٹوں کے درمیان
تنگ راستوں سے دریا کو پار کرتی ہوئی نکلی۔

...

Her favourite time of day was just after sunset.
When it got too dark to see the plants, Wangari
knew it was time to go home. She would follow the
narrow paths through the fields, crossing rivers as
she went.



ونگاری 2011 میں وفات پا گئی۔ لیکن جب بھی ہم خوبصورت درخت
دیکھتے ہیں ہم اُسے یاد کر سکتے ہیں۔

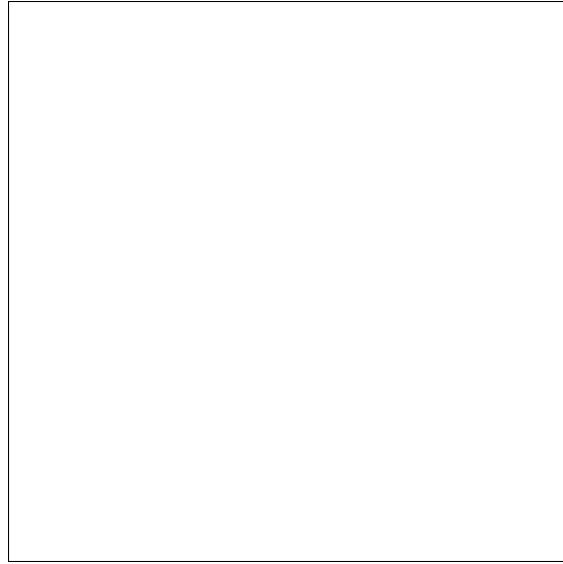
...

Wangari died in 2011, but we can think of her every
time we see a beautiful tree.

Wangari had worked hard. People all over the world took notice, and gave her a famous prize. It is called the Nobel Peace Prize, and she was the first African woman ever to receive it.

...

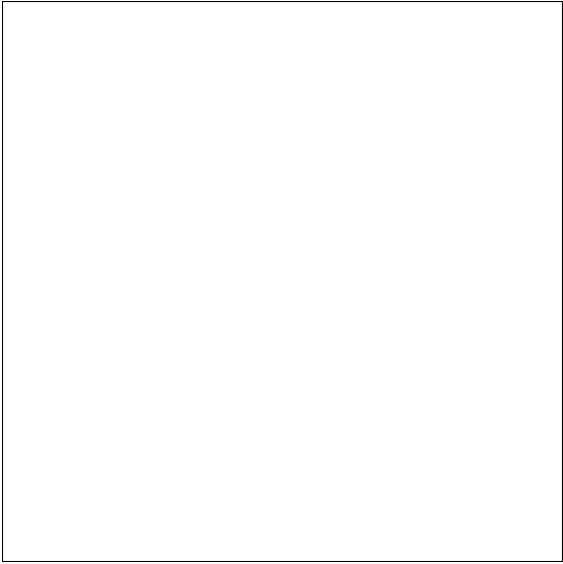
ہنگری کے سب سے بہتر لڑکیوں میں سے ایک تھی۔ وہ ایک مشہور اور اہم عالمی ایوارڈ جیت چکی تھی۔ وہ ایک ایسی لڑکی تھی جسے دنیا بھر کے لوگ جانتے تھے۔ اسے ایک ایسی ایوارڈ سے نوازا گیا تھا جسے پہلے کسی افریقی خاتون نے نہیں جیتا تھا۔

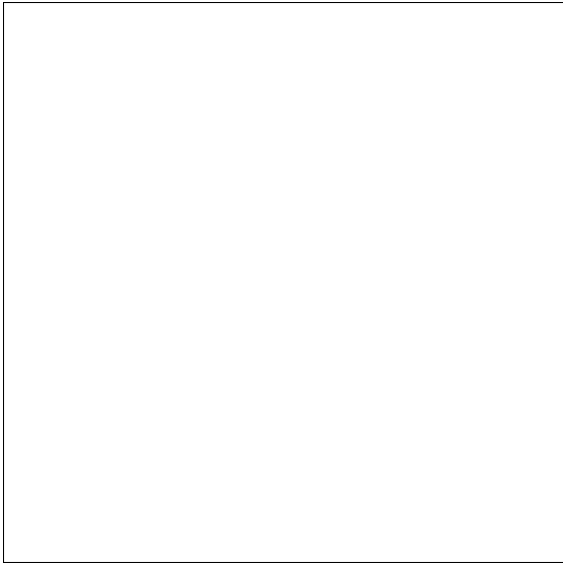


Wangari was a clever child and couldn't wait to go to school. But her mother and father wanted her to stay and help them at home. When she was seven years old, her big brother persuaded her parents to let her go to school.

...

ہنگری کے سب سے بہتر لڑکیوں میں سے ایک تھی۔ وہ ایک مشہور اور اہم عالمی ایوارڈ جیت چکی تھی۔ وہ ایک ایسی لڑکی تھی جسے پہلے کسی افریقی خاتون نے نہیں جیتا تھا۔

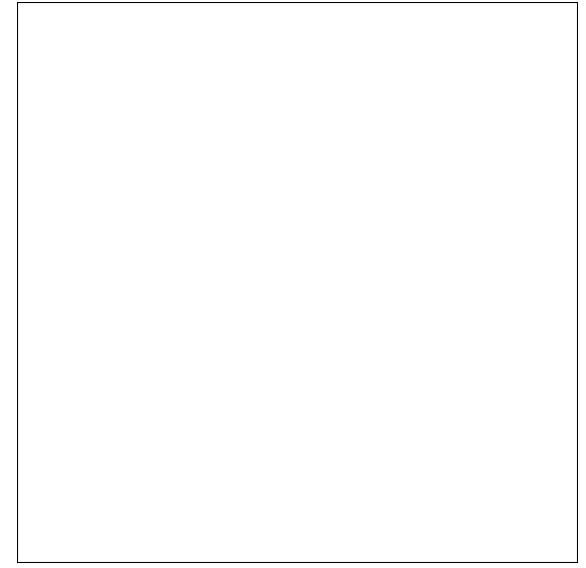




اُسے سیکھنا پسند تھا۔ ونگاری ہر کتاب کے ساتھ زیادہ سے زیادہ سیکھتی۔ اُس کی سکول کی شاندار کارکردگی کی بنا پر اُسے امریکی ریاست میں پڑھنے کی دعوت ملی۔ ونگاری بہت خوش تھی۔ وہ دنیا کے بارے میں اور جاننا چاہتی تھی۔

...

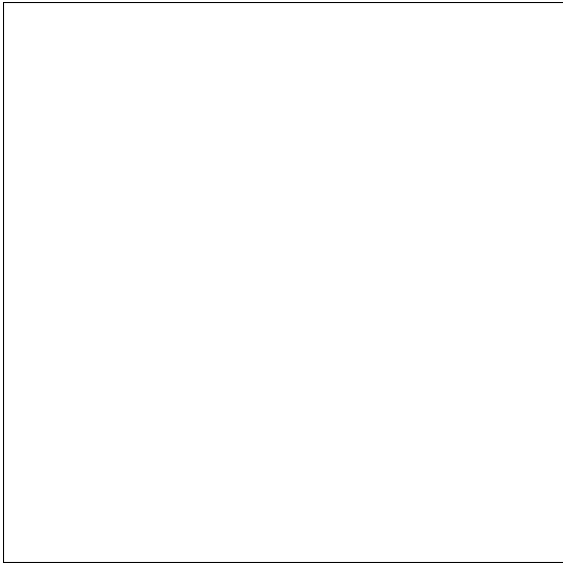
She liked to learn! Wangari learnt more and more with every book she read. She did so well at school that she was invited to study in the United States of America. Wangari was excited! She wanted to know more about the world.



جیسے جیسے وقت گزرتا گیا۔ نئے درختوں نے جنگل کی صورت اختیار کر لی اور دریا دوبارہ سے بہنے لگے۔ ونگاری کا پیغام افریقہ میں پھیلنے لگا۔ آج، ونگاری کے بچوں سے لاکھوں درخت اگ چکے ہیں۔

...

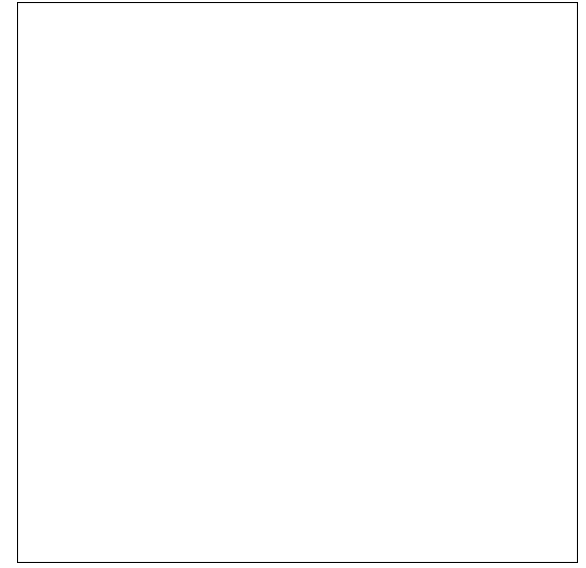
As time passed, the new trees grew into forests, and the rivers started flowing again. Wangari's message spread across Africa. Today, millions of trees have grown from Wangari's seeds.



زیادہ سیکھنے پر، اُس کا یہ احساس بڑھتا چلا گیا کہ وہ کینیا کے لوگوں سے پیار کرتی تھی۔ وہ انہیں خوش اور آزاد دیکھنا چاہتی تھی۔ زیادہ سیکھنے پر اُس سے اپنے افریقہ گھر کی اور یاد آتی۔

...

The more she learnt, the more she realised that she loved the people of Kenya. She wanted them to be happy and free. The more she learnt, the more she remembered her African home.



تعلیم مکمل ہو نے پر وہ کینیا لوٹی۔ لیکن اُس کا ملک بدل چکا تھا۔ کھیت زمین پر زیادہ پھیلے ہوئے تھے۔ عورتوں کے پاس جلا نے کے لیے لکڑی نہ تھی جس پر وہ کھانا بنا سکتیں۔ لوگ غریب تھے اور بچے بھوکے تھے۔

...

When she had finished her studies, she returned to Kenya. But her country had changed. Huge farms stretched across the land. Women had no wood to make cooking fires. The people were poor and the children were hungry.